New Edition

92 Publishing House

SRM
اضافی مطالعاتی مواد

اُفُق

Urdu Series for Pre-O-Level

ساتویں جماعت کے لیے

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۲ء کی روشنی میں

شاذیہ اِسلام

رہ نُمائے اَساتذہ

''اُفق'' کیسے پڑھائی جائے؟

اِس سیریز کو تیار کرتے وقت میرے ذہن میں جو خاکہ، نقشہ یا نکات تھے، اُنھیں میں اساتذہ کی رہنمائی کے لیے تفصیل سے بیان کر رہی ہوں۔ آپ اس ''رہ نمائے اساتذہ'' کو بہ غور پڑھیں، سمجھیں اور انھی خطوط پر طلبا کو پڑھانے کی کوشش کریں۔ طلبا سکول آپ سے سیکھنے اور سمجھنے آئے ہیں۔ آپ نے اُنھیں سکھانا، پڑھانا اور سمجھانا ہے۔ وہ اپنے طور پر کام کر سکتے تو سکول آنے کی ضرُورت کیا ہے! جماعت میں مشق کروائے یا سمجھائے بغیر کوئی بھی کام ہوم ورک میں نہ دیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے طلبا کی اُردو زبان بے حد کمزور، ناقص اور غیر معیاری ہے۔ آپ نے قدم قدم پر اُن کی اِصلاح کرنی ہے۔

کہانیاں، اَسباق، نظمیں اور تفاہیم کیسے پڑھائیں؟

ا: ضروری نہیں کہ ہر بار، حسبِ روایت ایک یا چند ایک طلبا باری باری کھڑے ہو کر سارا سبق یا کہانی، نظم یا تفہیم پڑھ کر سُنا دیں اور قصہ ختم... اس فرسودہ روایت کو توڑیں۔ تعلیمی سال کے آغاز میں چند کلاسز اور پھر کبھی کبھار اُستانی صاحبہ خود صاف اور خُوب صُورت لہجے، شُستہ الفاظ، عُمدہ ادائیگی اور دُرست تلفظ سے پڑھ کر سُنائیں۔ طلبا آپ کا انداز دیکھیں گے، سُنیں گے اور متاثر ہو کر اُسی طرح پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ یہ سکھانے کا زبردست طریقہ ہے۔ عُمدہ لب و لہجے، آواز کے اُتار چڑھاؤ، وقفے اور سکتے پر ایک لمحے کے لیے رُکنا ... اِن سب کی مشق کروائیں۔ نظم اور اشعار مخصوص لہجے اور انداز میں پڑھ کر سُنائیں تاکہ طلبا سیکھیں نہ کہ ایک خشک اور سپاٹ لہجے میں رُک رُک کر، اَٹک اَٹک کر، غلط تلفّظ کے ساتھ بچوں سے پڑھوایا جائے۔ ایسی پڑھائی، کہانی، مضمون یا نظم کا اَثر برباد کر دے گی اور بچے اُس سے لُطف اندوز ہوں گے نہ ہی سیکھیں گے۔ مثال کے طور پر ساتویں جماعت کی کتاب میں ''ماتا کی جیت'' اُستانی صاحبہ خود پڑھ کر سُنائیں۔ اِس کہانی میں الفاظ کا انتخاب، جملوں کی خُوب صُورتی، موسم کی دلکشی، پھر بتدریج بدلتی ہوئی کیفیت اور کہانی کا دَردناک انجام ...آپ تجربہ کریں گی کہ ہر سُننے والا وہ کیفیت اور اَثر محسوس کرے گا۔

۲: پڑھائی کے دوران مشکل الفاظ کے معانی ساتھ ساتھ بتائیں جہاں کسی جُملے کی وضاحت کرنی ہو، ضرور کریں، محاورات اور ضربُ الامثال کا مفہوم سمجھائیں، کسی تاریخی یا دینی حوالے سے پس منظر بتانے کی ضرُورت ہو تو ضرور سمجھائیں۔ مقصد طالبِ علم کو علم فراہم کرنا ہے، صرف پرچہ حل کروانا نہیں۔

۳: آج کل طلبا پر لکھنے کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔ کلاس ورک، ہوم ورک اور ماہانہ امتحانات ... سب میں لکھائی پر زور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا طالبِ علم اچھی گفتگو نہیں کر سکتا، شُستہ اُردو زبان نہیں بول سکتا، الفاظ کا دُرست تلفّظ نہیں جانتا۔ براہِ مہربانی اس پہلو پر توجہ دیں۔

''اُفق'' میں ہم نے سوالات کے زبانی پہلو پر بھی زور دیا ہے۔ مشقی سوالات دیکھیں۔ پہلے جماعت میں بچوں سے زبانی پوچھیں۔ ہر طالبِ علم سے پوچھیں۔ ہر ذہن اپنی صلاحیت کے مطابق سوچے گا اور جواب دے گا۔ یہ ایک صحت مند اور مثبت مقابلے بازی کا رُجحان ہے۔ بچے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جواب دینے کی کوشش کریں گے اور اِسی دوران ایک سوال کا کئی طرح سے جواب سیکھیں گے۔ جو غلط ہو گا، اُس کی اِصلاح ہوگی۔ جسے ایک نکتہ سُوجھ رہا تھا، اُسے دو نکتے اور سُننے کو ملیں گے، مثلاً سوال جواب، جُملے بنانے، محاورات، ضربُ الامثال کے جملے اور مفہوم، تبصرہ اور مرکزی خیال لکھنے سے پہلے زبانی مشق کروائیں اور بعد میں لکھوائیں۔ اس نوعیت کی زبانی بحث اور مقابلے بازی میں طلبا خُوب سیکھیں گے اور بہترین جوابات لکھیں گے۔ جُملوں میں خاص طور پر اِس بات کا خیال رکھیں۔ ہر بچے سے جُملہ سُنیں، یوں آپ دیکھیں گی کہ جماعت میں اگر ۲۰ بچے ہیں تو ۲۰ جُملے بنیں گے۔ لکھتے وقت ہر بچہ ایک جُملہ لکھتا ہے مگر زبانی مقابلے میں کئی جُملے سُننے اور سیکھنے کو ملیں گے۔

مامتا کی جیت

(سید نُصرت بُخاری)

نوٹ: حسبِ روایت، طلبا سے سبق پڑھوانے کی بجائے یہ کہانی اُستانی صاحبہ، خود سُنائیں۔ چاہیں تو دو بار سُنائیں اور بچوں کو سکھائیں کہ مُصنّف نے موسم اور بتدریج بدلتی ہوئی صُورتِ حال کا نقشہ کس خُوب صُورتی اور مہارت سے کھینچا ہے۔ اس کے علاوہ، جُملوں کا مطلب اور مفہوم بھی واضح کریں تا کہ طلبا، کہانی سے لطف اندوز ہو سکیں۔

آج صبح ہی سے آسمان نے بادل اوڑھ رکھے تھے۔ ہلکی ہلکی بونداباندی ہو رہی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے گرمی کو شہر بدر کر دیا تھا۔ راول پنڈی کے باسی حسبِ معمول زندگی کی زُلفیں سنوارنے میں مصرُوف تھے۔ خوش گوار موسم لوگوں کے مزاج پر اثرانداز ہو رہا تھا۔مزدور ایک دوسرے سے ٹھٹھا مخول کرتے خوش دلی سے اپنے کاموں میں مشغول تھے۔کچھ دُکان دار اپنے گاہکوں سے لین دین کر رہے تھے، جب کہ وہ دُکان دار، جن کے ہاں ابھی تک کوئی گاہک نہیں آیا تھا، دوسرے دُکان داروں کے ساتھ گپ شپ اور ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔بعض بے فکرے ہوٹل میں بیٹھے چائے پیتے ہوئے موسم کا لُطف اُٹھا رہے تھے۔آج بازار میں خواتین کی تعداد معمول سے زیادہ تھی۔بعض تو واقعی خریداری کی نیت سے آئی تھیں، لیکن ایک بڑی تعداد کو موسم کی خُوش گواری کھینچ لائی تھی۔ یہ ایک الگ بات تھی کہ دُکان داروں نے اپنے مخصوص ہتھکنڈوں اور چکنی چُپڑی باتوں سے انھیں کچھ نہ کچھ خریدنے پر مجبور کر دیا تھا۔

بارش آہستہ آہستہ شدّت اختیار کرتی جا رہی تھی، لیکن پھر بھی اِتنی شدید نہ تھی کہ پریشانی یا خوف کا باعث بنتی۔ دُکان دار بدستور گاہکوں کی جیبیں ہلکی کرنے میں مصروف تھے۔سبزی اور پھل فروش مخصوص انداز میں آوازیں لگا رہے تھے۔چھوٹے چھوٹے بچے چہروں پر معصومیت سجائے، جانگیے پہنے، اِدھر اُدھر پانی اُچھالتے بھاگ رہے تھے۔ اچانک موسم کے تیور بدل گئے۔ بادل غصے سے گرجے اور اپنا سارا پانی زمین پر اُنڈیلنے لگے۔ آناً فاناً چاروں طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ ہوا جو کچھ دیر پہلے نرمی سے دستک دے رہی تھی، اب دروازے پیٹنے لگی تھی۔ کالی گھٹائیں نجانے کہاں سے آئیں کہ خواتین ساری خریداری چھوڑ چھاڑ اپنے گھروں کو روانہ ہو گئیں۔ سارا بازار کچھ دیر میں گاہکوں سے خالی ہو گیا۔ریڑھی والوں نے اپنی ریڑھیاں وہیں چھوڑ کر مکانوں اور دُکانوں کے بڑھے ہوئے چھجوں کے نیچے پناہ لے لی۔ بازاروں میں اب بھی اِکاّ دُکاّ لوگ آ جا رہے تھے، مگر یہ وہ تھے جنھیں کسی خاص مجبوری نے گھر سے باہر دھکیل دیا تھا یا وہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچنا چاہتے تھے، ورنہ موسم کے تیور اب ہرگز ایسے نہ تھے کہ محض مزے لینے کے لیے گھر سے باہر نکلا جاتا۔

ننگ دھڑنگ دوڑتے، قہقہے لگاتے بچے بھی اب نظر نہیں آ رہے تھے۔ ہر طرف پرنالوں سے گرنے والے پانی کا شور تھا۔ اگرچہ گرمی کا موسم تھا، لیکن خنکی رینگتی ہوئی بدن میں داخل ہونے لگی۔دُکانوں کے دروازے ایک ایک کر کے بند ہو گئے۔مکانوں کی بھیگی ہوئی کھڑکیوں نے بھی آنکھیں مُوند لی تھیں۔ بارش کی شدّت اور پرنالوں سے پانی گرنے کی آواز نے ماحول کو خوف ناک بنا دیا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے آسمان نے سارے بادل یہیں نچوڑنے کا تہیہ کر لیا ہو۔

سوال۲: آپ کو سکھانے کے لیے مندرجہ ذیل خُوب صُورت جُملے سادہ اور آسان الفاظ میں بھی لکھے گئے ہیں۔ پڑھیں اور سیکھیں۔

- ✧ آج صبح سے ہی آسمان نے بادل اوڑھ رکھے تھے۔
  - آج صبح سے ہی آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔
- ✧ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے گرمی کو شہر بدر کر دیا تھا۔
  - ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے گرمی ختم ہو چکی تھی۔
- ✧ بعض تو واقعی خریداری کی نیت سے آئی تھیں، لیکن ایک بڑی تعداد کو موسم کی خُوش گواری کھینچ لائی تھی۔
  - چند ایک تو کچھ خریدنے ہی آئی تھیں جب کہ زیادہ تر موسم کا لطف اُٹھانے آئی تھیں۔
- ✧ دُکان دار بدستور گاہکوں کی جیبیں ہلکی کرنے میں مصروف تھے۔
  - دُکان دار اپنا اپنا مال بیچنے میں مصروف تھے۔
- ✧ اچانک موسم کے تیور بدل گئے۔
  - اچانک موسم بدل گیا۔
- ✧ ہوا، جو کچھ دیر پہلے نرمی سے دستک دے رہی تھی، اب دروازے پیٹنے لگی۔
  - کچھ دیر پہلے چلنے والی ہلکی ہوا اب تیز اور شدید ہوگئی تھی۔
- ✧ مکانوں کی بھیگی ہوئی کھڑکیوں نے بھی آنکھیں موند لی تھیں۔
  - لوگوں نے اپنے گھروں کی بارش سے بھیگی ہوئی کھڑکیاں بند کر لی تھیں۔
- ✧ پانی آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔
  - پانی کی سطح اُونچی ہو رہی تھی۔
- ✧ وہ مکانات جو کبھی اُس کی دسترس سے باہر تھے، آج وہ لپک لپک کر اُن کے صحنوں اور کمروں میں داخل ہونے لگا۔
  - جن مکانوں میں پانی کبھی داخل نہ ہوا تھا، آج اُن کے کمرے اور صحن پانی سے بھر گئے تھے۔

سوال۳: کہانی کے آخری پیراگراف کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

(ج) کہانی سے مرکّبات تلاش کر کے لکھیں۔

______ ______ ______ ______

______ ______ ______ ______

(د) صفت اور موصوف الگ الگ لکھیں۔

الفاظ	صفت	موصوف	الفاظ	صفت	موصوف
خوش گوار موسم			ننگ دھڑنگ بچے		
چکنی چپڑی باتوں			پانی کی غُرّاہٹ		
کالی گھٹائیں			معصوم بچوں		

سوال۶: کہانی کے پہلے پیراگراف میں آپ نے ایک ترکیب ''راول پنڈی کے باسی'' پڑھی۔ اس ترکیب میں ''باسی'' ایک ایسا لفظ ہے جس کے دو الگ معانی ہیں۔ ذیل میں ایسے ''ہم آواز الفاظ'' دیئے جا رہے ہیں، جن کا معنی اور مفہوم الگ الگ ہے۔ آپ ان کا مطلب لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں، مثلاً

❄ باسی رات کا بچا ہوا کھانا باسی اور ٹھنڈا کھانا کھانے سے ہی عذرا کی طبیعت خراب ہوئی تھی۔

باسی باشندے ۸ اکتوبر کو آنے والا زلزلہ شمالی علاقے کے ہر باسی کے لیے ایک قیامت تھا۔

❄ بڑھیا ______ ______

بُڑھیا ______ ______

❄ آلہ ______ ______

اعلیٰ ______ ______

❄ کُوٹا ______ ______

کوٹا ______ ______

❄ دفعہ ______ ______

دفع ______ ______

❄ معمور ______ ______

مامور ______ ______

❄ خاصا ______ ______

خاصا ______ ______

سوال۷: مناسب ''اِسم صفت'' لکھ کر خالی جگہ پُر کریں، مثلاً

رُستم جیسا	بہادُر	پانی جیسا	________
حاتم طائی جیسا	________	آگ جیسا	________
ہٹلر جیسا	________	پتھر جیسا	________
برف جیسا	________	پہاڑ جیسا	________
رُوئی جیسا	________	لوہے جیسا	________

سوال۸: یہ کہانی ''منظر نگاری'' کی ایک بہترین مثال ہے۔ مصنّف نے بارش اور موسم کا حال کس قدر مہارت اور عُمدگی سے تحریر کیا ہے۔ آپ بھی منظر نگاری کی مشق کریں اور ''نہر کنارے کا منظر'' تحریر کریں۔

____

____

____

____

____

____

____

سوال۹: اس کہانی میں آپ نے ماں کی محبت، قربانی اور عظمت کا ایک سچا واقعہ پڑھا ہے۔ مندرجہ ذیل نکات کے مطابق مختصر مضمون لکھیں جس کا عنوان ہے: ''ماں کی محبت''۔

''ماں کی محبت''

- ماں اور بچّے کا رشتہ، دُنیا کا مضبُوط ترین رشتہ ہے:

____

____

____

____

سوال۴: (الف) نظم سے ہم قافیہ الفاظ چُن کر لکھیں مثلاً کھڑی، پڑی... خطرہ، قطرہ۔

____________ ____________ ____________ ____________

____________ ____________ ____________ ____________

____________ ____________ ____________ ____________

(ب) ہم قافیہ الفاظ کے بعد ہم ردیف لکھیں، مثلاً، کھڑی تھی، پڑی تھی... بجھاؤں گا، کروں گا۔

____________ ____________ ____________ ____________

____________ ____________ ____________ ____________

____________ ____________ ____________ ____________

____________ ____________ ____________ ____________

سوال۵: ضربُ المثل مکمل کریں اور مطلب واضح کریں۔

قطرہ قطرہ ____________ مطلب: ____________________

سوال۶: نظم سے لی گئی مندرجہ ذیل تراکیب و محاورات کے جُملے بنائیں۔ پہلے جماعت میں بچوں سے باری باری زبانی سُنیں، ساتھ ساتھ اصلاح کریں، مثلاً:

تراکیب و محاورات	جُملے
تلی کھڑی تھی	رُوبینہ کی ہمسائی اُس سے جھگڑا کرنے کو تُلی کھڑی تھی۔
کھچڑی پکنا	
قدم بڑھاؤ	
پانی پھیرنا	
جی پہ کھیلنا	
تار بندھنا	
خبر لینا	
چل نکلنا	

سوال۷: الفاظ دُرست متضاد سے ملائیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
بُوند	میٹھی	سخاوت	پُلاؤ
قحط	چیخ	چیز	بُجھی
پھیکی	آسان۔سہل	کھچڑی	ناخوش۔ناکام
پیاس	بُزدل	حلاوت	بُخل۔کنجُوسی
دل آور	سمندر	شرم	خیابان
سرگوشی	بُزدلی	بھڑکی	ناچیز
دلیری	سیرابی۔خوش حالی	نہال	بے شرمی
دُشوار	تسکین۔سیراب ہونا	بیاباں	کڑواہٹ

سوال۸: (الف) نظم میں جتنے اسم صفت آئے ہیں، تلاش کر کے لکھیں۔

____

____

____

(ب) نظم میں جتنے حروف آئے ہیں، چُن کر لکھیں۔

____

____

سوال۹: گرامر کے اعتبار سے مندرجہ ذیل کیا ہیں؟ مثلاً

الفاظ وتراکیب	گرامر کی اصطلاحات	الفاظ وتراکیب	گرامر کی اِصطلاحات
رگِ حمیت	مرکب اضافی	ہچر مچر (کرنا)	مؤنث۔فعل متعدی
فیاض و جواد		گھنگھور گھٹا	
پک رہی تھی		میں	
کہ		ناچیز	
پھیکی باتوں		خبر لو	

عوام

(فاروق قیصر)

ایک تپتی دوپہر میں | ایک بڑے شہر میں
ٹھنڈی گاڑی ہے | جس میں بچی بیٹھی ہے
باہر جب وہ تکتی ہے | اپنی ماں سے کہتی ہے
ماں یہ کیسی خلقت ہے؟ | خلقت پہ کیا آفت ہے؟
گرمی میں جو پھرتی ہے | دُھوپ جس پہ گرتی ہے
بھیگے تن پسینے میں | جُون کے مہینے میں
بس کے انتظار میں | ہے کھڑی قطار میں
خلقت کا کیا نام ہے؟ | کیوں یہ بے آرام ہے؟
ماں سمجھائے پیار سے | سب بلائیں وار کے
غربت اِس کا نام ہے
یہی تو عوام ہے

مشق

سوال ۱: نظم، نثر کے انداز میں لکھیں۔ یہ کام، ہوم ورک میں کریں۔

تصویری مشق

تصویری مشق بغور دیکھیں، جماعت میں زبانی بحث کریں، ہر طالب علم اِس میں حصہ لے، بعد میں جوابات لکھیں۔

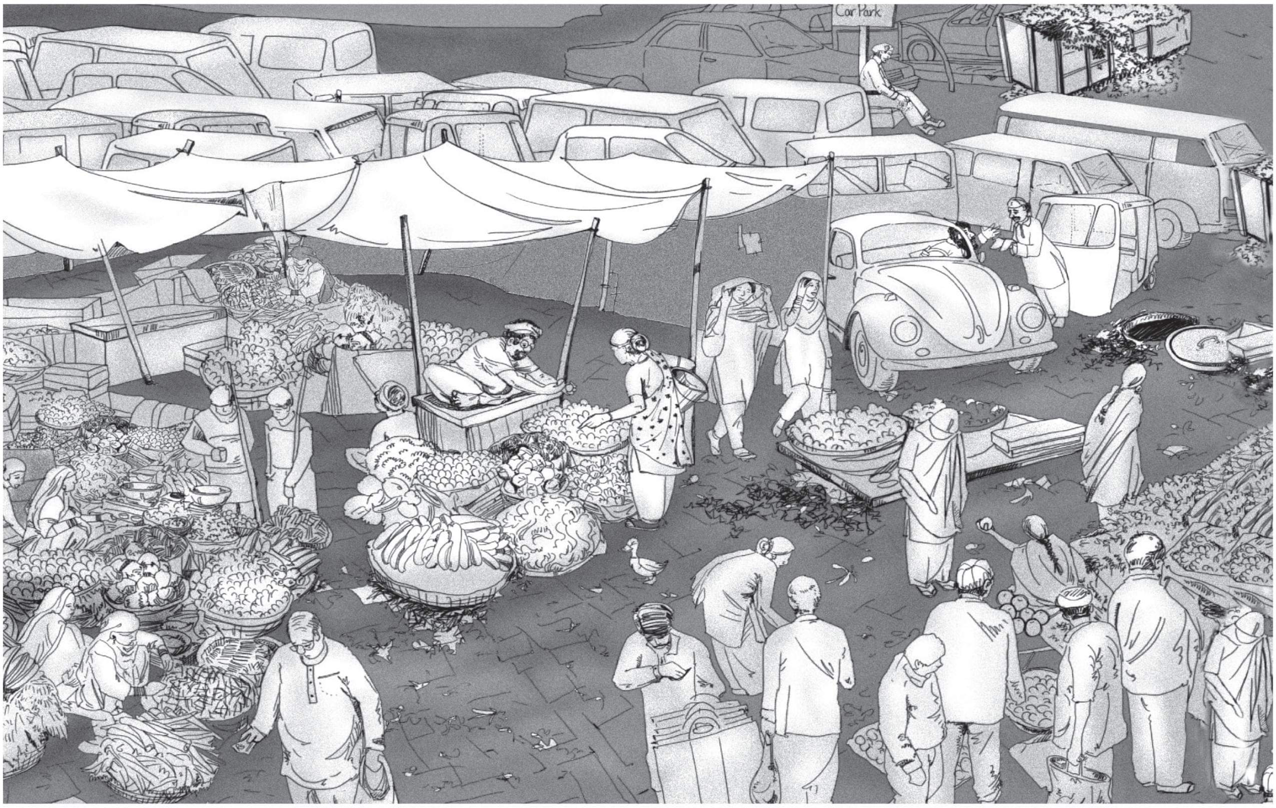

سوال۱: اِس منظر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟

سوال۲: کن کن اشیا کی دُکانیں ہیں؟

اپنے اہل و عیال اور مال و منال کو تو وہ دو صدیاں قبل ہی بھول گیا تھا،اب ترکِ خواہشات کی ایسی بلندیوں پر تھا کہ آسمانوں پر عبادت میں مصروف فرشتے بھی اُس کا احترام کرنے لگے،لیکن اُس کے قریب آنے سے گریزاں رہے۔اس کیفیت میں مزید سو سال گزر گئے تو فرشتہ پھر نازل ہوا۔اس نے زور سے اپنے پر پھڑ پھڑائے تو شیروین کو سخت غصہ آیا......لیکن اس کے کچھ بولنے سے پیشتر ہی فرشتے نے نہایت احترام سے کہا: ''اے اللہ کے دوست! اللہ تجھ سے بے پناہ خُوش ہے۔ اس نے فرمایا ہے کہ تُو جو مانگے گا، ملے گا......خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہے...... تجھے اُن کی بادشاہت، اُن کی تمام ملکیتوں سمیت دی جا سکتی ہے،تیرے بیوی بچے دوبارہ زندہ کئے جا سکتے ہیں اور تیرے باغات بھی سر سبز و شاداب کئے جا سکتے ہیں......تُو جس چیز کی خواہش کرے گا، وہ تجھے ضرور ملے گی......یہ کائنات کے مالک کا فرمان ہے جس نے تین سو سال تک تجھے کچھ کھائے پیئے بغیر زندہ رکھا اور تجھے اپنی عبادت کرنے کا حوصلہ دیا۔''

شیروین نے فرشتے کو گُھور کر دیکھا اور کہا: ''ان تمام چیزوں کو میں چھوڑ چکا ہوں، مجھے سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت چاہیے اور نہ بیوی بچوں اور زیتون کے باغات کی ضرورت ہے۔اُس سے کہو،میرے ساتھ انصاف کرے۔''

فرشتے نے اُس کی طرف دُکھ بھری نگاہوں سے دیکھا اور کہا: ''اللہ وعدہ کر چکا ہے کہ تُو جس چیز کی خواہش کرے گا، وہ تجھے ضرور ملے گی......تُو تین سو سال سے اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے، تجھے تیری عبادت نے احمق بنا دیا ہے لیکن......میں نے بارہا تجھ سے کہا کہ تُو انصاف نہ مانگ بلکہ اُس کی رحمت و شفقت مانگ۔ اب بھی تُو اپنی ضد سے باز نہیں آیا......اب تُو نے انصاف مانگا ہے تو تجھے ضرور انصاف ملے گا......اور اُس کا انصاف یہ ہے کہ تُو تین سو سال تک اِس پہاڑی کو اپنے بوجھ سے پریشان کرتا رہا ہے، اب یہ پہاڑی تجھ پر تین سو سال تک سواری کرے گی۔''

یہ کہہ کر فرشتے نے اپنا ایک پر پہاڑی کی جڑوں میں رکھ کر اُسے اُلٹا دیا اور پھر وہ اپنے پر پھڑپھڑاتا ہوا آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔

مشق

سوال۱: جوابات زبانی بتائیں۔ اُستانی صاحبہ چاہیں تو بعد ازاں یہ سوالات، ماہانہ امتحان میں دے سکتی ہیں۔

(۱) شیروین کون تھا اور اُس نے کیا کِیا؟

(۲) پہلی صدی گزرنے کے بعد فرشتے نے اُس سے کیا پوچھا اور شیروین نے کیا جواب دیا؟

(۳) فرشتے نے شیروین کو کیا سمجھایا؟

(۴) تیسری بار جب فرشتہ آیا تو اُس نے شیروین سے کیا کہا؟

(۵) شیروین کی کیفیت سے اِرد گرد کے ماحول پر کیا اثرات ہوئے؟

(۶) شیروین کو ضد پر اَڑا دیکھ کر فرشتے نے کیا جواب دیا؟

(۷) شیروین کو اپنی ضد اور تکبر کی کیا سزا ملی؟

سوال۲: اس کہانی کا مرکزی خیال لکھیں۔ لکھنے سے پہلے جماعت میں زبانی بحث کریں۔

سوال۳: سبق کے اِس پیراگراف کی سلیس اُردو لکھیں، یعنی سادہ اور آسان الفاظ میں لکھیں۔ پہلے جماعت میں زبانی مشق کریں۔

شیروین پھر اُس پہاڑ کی چوٹی پر .... عبادت کرنے کا حوصلہ دیا۔